بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
اجازت ڈاک نمبر ۸۲۵
آلا ان الفضل بیدی اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم
روزنامہ
الفضل
قادیان
قیمت سالانہ اٹھارہ روپے
ماہوار ڈیڑھ روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

439

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ر ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج تو بیحد رات کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت کسی قدر ضعف کی وجہ سے "ہو" ہے۔ کل بعد نماز مغرب حضور علالت کے بعد پہلی بار مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔ آج بھی حضور مجلس میں رونق افروز رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

آج دوپہر جناب ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب نے اپنے لڑکے محمد یونس صاحب کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں بہت سے احباب شریک ہوئے اور دعا کی۔

جلد ۳۵ | ۲۱ر ماہ شہادت ۱۳۲۶ھش | ۲۸ر جمادی الاول ۱۳۶۶ھ | ۲۱ر اپریل ۱۹۴۷ء | نمبر ۹۴

مستقل سمجھوتہ کے لئے موجودہ فضا کی درستی ضروری ہے

تمام صوبوں میں لازماً مخلوط وزارتیں بنائی جائیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

ہندوستان کی موجودہ سیاسی گتھی کا حل ہر محب وطن کے لئے انتہائی فکر و پریشانی کا موجب ہو رہا ہے۔ اور موجودہ فرقہ وارانہ فسادات جو کم و بیش ہر صوبے میں رونما ہیں۔ اس گتھی کی پیچیدگیوں کو اور بھی زیادہ کر رہے ہیں۔ مگر ظاہر ہے کہ جس وقت باہمی کشیدگی اور بدگمانی انتہا کو پہنچی ہوئی ہو۔ اس وقت سمجھوتہ کا امکان بہت کم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سمجھوتہ کے لئے ایک خاص قسم کے ذہنی ماحول کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اور جب تک یہ ماحول پیدا نہ ہو۔ لوگوں کی طبیعتیں ایک دوسرے کے حقوق کی حفاظت کے متعلق منصفانہ نظر ڈالنے اور ہمدردانہ رویہ اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتیں۔ پس اس وقت سب سے مقدم کام موجودہ فضا کی درستی ہے۔ بے شک مسٹر جناح اور مسٹر گاندھی نے ایک مشترکہ اپیل شائع کر کے اس درستی کی طرف ایک اچھا قدم اٹھایا ہے۔ جو یقیناً قابل قدر ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ اس قسم کے غیر معمولی کھچاؤ اور تناؤ کے زمانہ میں صرف موثر اپیل یا صرف نوک قلم کی جنبش سے کبھی بھی خاطر خواہ نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس قولی اور قلمی تحریک کے ساتھ ساتھ ملک کے سامنے موجودہ سیاسی فضا کی درستی کا کوئی عملی پروگرام نہ رکھا جائے۔ اور پھر مناسب اور جائز قومی دباؤ کے ذریعہ اس عملی پروگرام کو فی الواقع نہ جاری کر دیا جائے۔

اس مقصد و مدعا کے پیش نظر ذیل میں ایک مختصر سا لائحہ عمل پیش کیا جاتا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ ملک کے سیاسی لیڈر اس مخلصانہ مشورہ کو مناسب ترمیم کے ساتھ (اگر وہ ضروری سمجھی جائے) اور مناسب تفاصیل کے ساتھ (جو باہم سمجھوتے سے طے پائیں) جلد تر اختیار کر کے اپنے محب وطن ہونے کا حقیقی ثبوت پیش کریں گے۔ ورنہ موجودہ حالات جو دن بدن بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ ملک کیلئے خطرناک تباہی اور مہلک خانہ جنگی کا باعث بن جائینگے ؛

اس تجویز کے متعلق جو فی الحال صرف وقتی اثر رکھتی ہے۔ اور جس میں مرکز کے نظام کو نظر انداز کیا گیا ہے غور کرتے ہوئے اس بات کو بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ باہمی سمجھوتے خواہ وہ افراد کے درمیان ہوں یا قوموں کے درمیان کبھی بھی قربانی کی روح اور فیاضانہ اخلاق کے بغیر طے نہیں پا سکتے۔ جس کے لئے سب قوموں کو دل کی کامل صفائی اور سچے خلوص نیت کے ساتھ تیار ہونا چاہیئے۔ ورنہ خواہ قانون کی نظر میں ذمہ دار لوگ بری سمجھے جائیں۔ وہ کبھی بھی خالق و مخلوق کی نظر میں بری قرار نہیں دیئے جا سکتے

بہرحال تجاویز کا ڈھانچہ یہ ہے کہ:۔

(۱) ہر صوبہ میں لازماً مخلوط وزارت بنائی جائے۔ سوائے اس کے کہ کوئی اقلیت والی قوم یا پارٹی مخلوط وزارت بنانے میں اکثریت کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ جس صورت میں کہ اکثریت والی قوم یا پارٹی کو یہ حق حاصل ہو۔ کہ عدم تعاون کرنے والی قوم یا پارٹی کو نظر انداز کر کے تعاون کرنے والی قوموں یا پارٹیوں کے ساتھ مل کر مخلوط وزارت بنالے اور اگر اقلیت والی قوموں یا پارٹیوں میں سے کوئی ایک بھی تعاون کے لئے تیار نہ ہو۔ تو ایسی صورت میں اکثریت والی قوم یا پارٹی کو خود اکیلے ہی وزارت بنانے کا حق ہو۔ اور گورنر کا فرض ہو کہ اس کام میں ایسی پارٹی کو پوری پوری مدد دے اس بات کا فیصلہ کہ کوئی قوم یا پارٹی تعاون کے لئے تیار ہے یا نہیں گورنر کے ہاتھ میں ہوگا۔

(۲) سوائے اس کے کہ باہم اتفاق رائے سے کوئی اور فیصلہ ہو۔ وزارت میں ہر قوم یا پارٹی کا حصہ اس کی آبادی کے تناسب کے لحاظ سے مقرر کیا جائے۔ اور کنسر کو اقلیت والی قوموں یا پارٹیوں کے حق میں پورا کیا جائے۔ بشرطیکہ اس کے نتیجہ میں اکثریت والی قوم یا پارٹی اپنی اکثریت کے مقام کو نہ کھو بیٹھے۔ پنجاب میں سکھوں کی جذباتی دلداری کے لئے ان کے مخصوص حالات کے پیش نظر (کہ وہ پنجاب سے باہر عملاً نہ ہونے کے برابر ہیں اور ان کے لئے جو کچھ ہے پنجاب ہی ہے۔ اور اس میں بھی وہ صرف تیرہ فی صدی ہیں۔) سکھوں کو پنجاب کی وزارت میں ان کی آبادی سے کچھ زیادہ حق دیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کے بعد وہ تعاون کے لئے تیار ہوں یہ تراضی مسلمانوں اور ہندوؤں دونوں کے حصہ میں سے دیا جائے۔ مسلمانوں کے حصہ میں سے اس لئے کہ [illegible]

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیان پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکثریت میں ہیں۔ اور جہاں تک کہ وہ اپنی اکثریت کو خطرہ میں ڈالنے کے بغیر قربانی کر سکیں۔ انہیں کرنی چاہیئے۔ اور ہندوؤں کے حصہ میں سے اس لئے کہ ایک تو آج کل ان کا اور سکھوں کا گویا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اور دوسرے جو قوم اقلیت میں ہے۔ اس کے لئے یہ فرق چنداں اہمیت نہیں رکھتا۔ کہ اسے مثلاً انتیس ۲۹ فی صدی حصہ ملتا ہے۔ یا کہ ستائیس ۲۷ فی صدی۔

(۳) وزیراعظم اور سپیکر لازماً اکثریت والی قوم یا پارٹی کے ہوں۔ سوائے اس کے کہ اکثریت والی قوم یا پارٹی از خود اس حق کو عارضی طور پر کسی دوسری قوم یا پارٹی کی طرف منتقل کر دے۔

(۴) قلمدانوں کی تقسیم وزیراعظم کے اختیار میں ہو۔ مگر اس سے توقع کی جائے۔ کہ وہ مختلف قوموں یا پارٹیوں کی ضرورت اور مناسبت کو واجبی طور پر ملحوظ رکھے گا۔ اور بہر حال گورنر کے مشورہ کے بعد آخری فیصلہ دے گا۔

(۵) ہر اس قوم یا پارٹی کو وزارت میں حصہ دار بننے کا حق ہو۔ جس کا اس صوبہ کی آبادی میں جس کی وزارت کا سوال درپیش ہو۔ کم از کم آٹھ فی صدی یعنی بارھواں حصہ ہے۔ اس سے کم آبادی والی قوم یا پارٹی کو (اگر اسے وزارت میں حصہ نہ ملے تو) پارلیمنٹری سکرٹریوں اور انڈر سیکرٹریوں وغیرہ کی صورت میں مناسب حصہ دیا جاوے اس مزید شرط کے ساتھ کہ ہندوستان کی دو بڑی قوموں یعنی ہندوؤں اور مسلمانوں کو (جن پر ملک کے امن کا زائد از انتہا فیصدی دارومدار ہے) لازماً ہر صوبہ میں کم از کم ایک وزارت ملے۔ خواہ کسی صوبہ میں ان کی تعداد آٹھ فی صدی سے کم ہی ہو۔

(۶) وزارت بنانے کے لئے ان قوموں یا پارٹیوں کے نمائندوں سے وزیروں کا انتخاب کیا جائے۔ جو صوبہ کی اقوام یا مجالس قانون ساز کے ارکان میں سب سے زیادہ اکثریت رکھتی ہوں۔ مثلاً موجودہ حالات کے لحاظ سے مسلمانوں میں مسلم لیگ۔ سکھوں میں پنتھک پارٹی وغیرہ وغیرہ۔ البتہ ہر قوم کو یہ اختیار رہے کہ وہ کسی اور قوم یا پارٹی کے نمائندوں کو اپنے حصہ میں اپنے ساتھ شامل کرلے۔

(۷) ہندوستان کی موجودہ سیاسیات میں اوپر کی اغراض کے ماتحت ہندوؤں مسلمانوں اچھوت اقوام۔ سکھوں۔ ہندوستانی عیسائیوں۔ پارسیوں اور قبائل مخصوصہ کو مستقل قوموں اور پارٹیوں کی حیثیت میں تسلیم کیا جائے۔ اگر کسی صوبہ میں جس میں قبائل مخصوصہ آٹھ فی صدی یا اس سے زیادہ ہوں۔ کوئی شخص قبائل مخصوصہ میں سے وزارت کا اہل نہ ملے۔ (جس کا فیصلہ گورنر کے ہاتھ میں ہوگا) تو جس قوم یا پارٹی کی طرف اس صوبہ کے قبائل مخصوصہ کا زیادہ رجحان ہو۔ (اس کا فیصلہ بھی گورنر کے ہاتھ میں ہوگا) اس قوم یا پارٹی کو وزارت میں اس صوبہ کے قبائل مخصوصہ کی نمائندگی کا حق ہوگا۔ اور بصورت دیگر گورنر خود اس بات کا فیصلہ کرے گا۔ کہ کسی قوم یا پارٹی یا کس کس قوم یا پارٹی کو اس صوبہ کی وزارت میں قبائل مخصوصہ کی نمائندگی کا حق ملنا چاہیئے (خیال رہے کہ اچھوت اقوام سے قبائل مخصوصہ جداگانہ حیثیت رکھتے ہیں۔ اور زیادہ تر آسام۔ بہار اور سی۔ پی وغیرہ میں پائے جاتے ہیں)

(۸) ہر اکثریت والی قوم کے لیڈر ہر صوبہ کی مجلس قانون ساز میں صاف اور غیر شکوک الفاظ میں یہ اعلان کریں۔ کہ وہ اپنے صوبہ کی اقلیتوں کے ساتھ نہ صرف پورے پورے انصاف بلکہ دلی ہمدردی اور شفقت کا سلوک کریں گے۔

(۹) کوئی ایسا قانون جس کا کسی قوم کے خلاف مخصوص اور امتیازی اثر پڑتا ہو۔ اس وقت تک نافذ نہ کیا جائے۔ جب تک کہ اس قوم کے نمائندوں کی اکثریت اس کے حق میں نہ ہو۔ اس بات کا فیصلہ کہ کسی قانون کا کسی قوم کے خلاف مخصوص اور امتیازی اثر پڑتا ہے یا نہیں۔ گورنر کے ہاتھ میں ہو۔ اور گورنر کے فیصلہ کے خلاف ہر پارٹی کو فیڈرل کورٹ میں جانے کا حق ہو۔

(۱۰) اوپر کا نظام جو صرف عارضی حیثیت رکھتا ہے۔ اس وقت تک قائم رہے۔ جبتک کہ ہندوستان کے مستقبل کے متعلق کوئی مستقل اور مسلمہ فریقین سمجھوتہ نہ ہو جائے۔ مگر یہ ضروری ہوگا۔ کہ یہ عارضی انتظام سارے صوبوں میں بیک وقت جاری کیا جائے۔

اوپر کی تجاویز صرف ذاتی حیثیت میں پیش کی جا رہی ہیں۔ انہیں کسی قوم یا پارٹی کی طرف منسوب نہ کیا جائے۔ ان کی غرض و غایت صرف اس قدر ہے۔ کہ مستقل فیصلہ سے قبل عارضی طور پر ملک کی فضا میں اصلاح پیدا کی جائے۔ گو اتفاق رائے کے ساتھ ان میں سے بعض تجاویز مستقل سمجھوتہ میں بھی شامل کی جا سکتی ہیں۔

بالآخر قارئین کرام کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا کی طرف سے دنیا میں دو قانون جاری ہیں۔ ایک مادی اور دوسرے روحانی۔ پس جملہ اقوام کو چاہیئے۔ کہ اس نازک وقت میں مصالحت کے مادی اسباب کو اختیار کرنے کے علاوہ روحانی اسباب یعنی دعا اور صدقہ و خیرات سے بھی کام لیں۔ کیونکہ تکلیف کے اوقات میں دل سے نکلی ہوئی دعا کو وہ طاقت حاصل ہوتی ہے۔ جو زبردست سے زبردست مادی اسباب کو بھی حاصل نہیں ہوتی۔

و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

درخواست دعا

مکرم مولوی عبد الخالق صاحب مبلغ گولڈ کوسٹ۔ مکرم چودھری محمد احسان الٰہی صاحب مبلغ سیرالیون کی عام صحت کمزور ہے۔ احباب جماعت اپنے ان دونوں بھائیوں کی صحت کے لئے (جو دور دراز ممالک میں تبلیغ کے لئے گئے ہوئے ہیں) دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں (وکیل التبشیر)

تبلیغ کو کسی وقت بند نہیں کیا جا سکتا

فرمایا۔ "یہ کام ایسا ہے۔ کہ اسے ہم چھوڑ بھی نہیں سکتے۔ تبلیغ کو کسی وقت بھی بند نہیں کیا جا سکتا۔ مگر ہم اس کام کو آرام اور فراغت کے ساتھ اس وقت تک نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ جماعت کے دوست اپنے وعدوں کو پورا نہ کریں۔ اور وعدے پیش کرنے میں دلیری اور جرأت سے کام نہ لیں"

تحریک جدید کے مجاہد جو دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم کا وعدہ کر چکے ہیں۔ وہ اپنے وعدوں کو جلد سے جلد ادا کرنے کا ماحول پیدا کریں۔ کیونکہ تحریک جدید نے بیرونی ممالک میں جن مبلغوں کو بھیجا ہوا ہے۔ یا جو اب جا رہے ہیں۔ ان کے اخراجات پر انحصار آپ کے وعدوں کی ادائیگی پر ہے۔ بے شک تحریک جدید کے ایک حصہ نے اپنے وعدے ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کی کوشش کی۔ تاکہ وہ سابقون الاولون کی صف اول میں آئیں۔ اور ان کے نام حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش ہو چکے ہیں۔ اور ان شاء اللہ تعالیٰ جلد تر اخبار میں شائع بھی کئے جانے والے ہیں۔ مگر وہ احباب جن کے وعدے قابل وصول ہیں۔ وہ تحریک جدید کی تبعیتی اہم ضروریات کے پیش نظر جلد سے جلد ادا فرمائیں۔ ہر وہ احمدی جو تحریک جدید کا اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کرے گا۔ اس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کیا جائیگا۔ اور شائع کرنے کی بھی کوشش کی جائیگی۔ پس آپ اپنا وعدہ ادا کرنے میں عجلت سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

درخواست دعا

مولوی عبداللہ صاحب مالاباری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بوجہ ہائیڈروسیل سخت علیل ہیں۔ ڈاکٹر صاحبان اس کا علاج اپریشن بتلاتے ہیں۔ لیکن بوجہ کمزوری اپریشن کرنے کے لئے تیار نہیں۔ دوست ان کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

Digitized by Khilafat Library Rabwan

روزنامہ الفضل قادیان ۲۱ اپریل ۱۹۴۷ء

متبرک خونریزی

(۲)

پیشتر اس سے کہ ہم مودودی صاحب کے نظریہ "جہاد فی سبیل اللہ" اور اصلاحی صاحب کی شرائط کا جائزہ لیں۔ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں ان کی جانچ پڑتال کریں۔ یہاں بطور جملہ معترضہ ہم مدیر کوثر کے نوٹ کے متعلق جو آپ نے اصلاحی صاحب کے مقالہ کے شروع میں لکھا ہے کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ مودودی صاحب کی طرح آپ کا بھی یہی وطیرہ ہے۔ کہ احمدیت پر چوروں کی طرح حملے کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح جس طرح کوئی بزدل دشمن رات کے اندھیرے میں راہ چلتے مسافر کی پیٹھ میں چھرا گھونپ کر یا پستول کا فائر کر کے بھاگ جائے۔ چھپ چھپ فقرہ بازی جس کا مقصد تحقیق حق نہیں۔ بلکہ صرف پڑھنے والوں کے دل میں جذبات نفرت بھڑکانا اپنی ہمہ دانی جتانا اور استکبار کا اظہار ہوتا ہے۔ آپ کا طرۂ امتیاز ہے۔ محض کیچڑ اچھالنا نہ تو تحقیق حق میں داخل ہے۔ اور نہ دیانتداری ہے۔ اس سے تو اس عورت کا طریقہ کم گھناؤنا اور زیادہ دلیرانہ تھا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے راہ میں کانٹے بچھا دیا کرتی۔ اور آپ پر کوڑا کرکٹ پھینکا کرتی تھی۔

ہم مودودی صاحب کی تصنیفات اور مدیر کوثر صاحب کی تحریروں سے کئی ایک ایسے حوالے پیش کر سکتے ہیں۔ جہاں دونوں حضرات نے احمدیت پر اسی طرح کے بزدلانہ حملے کئے ہیں۔ دینی مسائل کسی کی میراث ذاتی نہیں ہیں۔ تحقیقات مسائل ہر ایک فرد کا پیدائشی حق ہے۔ لیکن اسلامی مسائل پر قلم اٹھاتے ہوئے ہم کو مجادلہ کی نوبت تک بھی "ھی احسن" کے زریں اصول کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے۔ ہم احمدیت یا حقیقی اسلام کو تلوار سے دنیا پر ٹھونسنا نہیں چاہتے۔ بلکہ افلا تعقلون کے اشارے پر عمل کرتے ہوئے اس جنس کو کھلے میدان میں رکھتے ہیں۔ اور اعلان کرتے ہیں۔ کہ اس کی جانچ پڑتال کر لو اگر پسند آئے تو خرید و ورنہ پھینک دو۔

مدیر کوثر کے نوٹ کا مندرجہ ذیل ٹکڑا ذرا ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں۔

"قتال آخری تدبیر ہے جو کسی عقدہ مشکل کے کھولنے کے لئے اختیار کی جاتی ہے

. . . . . مسلمانوں کے بعض طبقے اور غیر مسلموں کے اکثر طبقے تعلیمات اسلامی کے اس نہایت اہم جزو کے بارے میں متعدد غلط فہمیوں کا شکار رہے ہیں۔ مسلمانوں کا ایک طبقہ اسے بالکل غیر مشروط اور مطلق سمجھتا ہے۔ بلکہ وہ ہر اس جنگ و قتال کو جو مسلمان کریں اسلامی جہاد تصور کرتا ہے۔ دوسرا طبقہ جو حدیث العہد اور یورپ سے مرعوب ہے۔ اس کے جواز ہی کا قائل نہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں تلوار اٹھانا تو جائز سمجھتا ہے۔ مگر فی سبیل الطاغوت بڑھ بڑھ کر قدم مارنا عین اسلام۔ باقی رہے غیر مسلم تو وہ بے چارے مسلمان کی تصویر اس طرح کھینچتے ہیں۔ کہ "اس کے ایک ہاتھ میں قرآن ہے۔ اور دوسرے میں تلوار وہ لوگوں سے مطالبہ کرتا جاتا ہے۔ کہ "پڑھو کلمہ" یہ مطالبہ پورا ہو گیا تو خیر ورنہ تلوار سے کافر کی گردن بھٹا سی اڑا دیتا ہے"۔

اس عبارت کے مندرجہ ذیل فقرہ پر ہمیں اعتراض ہے۔ "دوسرا طبقہ جو حدیث العہد اور یورپ سے مرعوب ہے۔ اس کے جواز ہی کا قائل نہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں تلوار اٹھانا تو جائز سمجھتا ہے مگر فی سبیل الطاغوت بڑھ بڑھ کر قدم مارنا عین اسلام"۔

ساری دنیا جانتی ہے کہ احمدیت کے عقیدہ میں (۱) اشاعت اسلام کے لئے تلوار اٹھانا کسی طرح جائز نہیں۔ (۲) اسلام میں سوا دفاع کے غیر مسلموں کے خلاف تلوار اٹھانا ظلم ہے۔ (۳) حکومت وقت خواہ غیر اسلامی ہو اگر امن قائم رکھے تو ہر مذہب میں دخل نہ دے۔ اس کی اطاعت اور تعاون علی البر جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے۔ ہاں پُر امن جدوجہد سے اس کو اسلامی بنانا واجب ہے۔

یہ چند اصول ہیں جن کو ہم صحیح مانتے ہیں۔ اور قرآن کریم و حدیث سے انہیں صحیح ثابت کر سکتے ہیں۔ کیا ان اصولوں کی تحقیق کا وہ طریق منصفانہ اور محققانہ کہلا سکتا ہے۔ جو مدیر کوثر صاحب نے اپنے مندرجہ بالا نوٹ میں اختیار کیا ہے آپ نے قرآن و حدیث سے کونسے دلائل پیش کئے ہیں۔ جن سے ان اصولوں کا حدیث العہد اور فی سبیل الطاغوت ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ہمیں یقین واثق ہے۔ کہ قرآن و حدیث ہمارے ساتھ ہیں۔ اور خدا کے فضل سے ہم ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ ان کے مقابلہ میں مودودی صاحب کا نظریہ جہاد غیر اسلامی حدیث العہد اور فی سبیل الطاغوت ہے۔ اور محض ان کے اپنے دماغ کی اختراع ہے۔ لہذا ہم مودودی صاحب اور آپ کے ہم خیال علماء کو اس امر کے تصفیہ کے لئے

دعوت

دیتے ہیں۔ کہ آؤ اس مسئلہ میں ہمارے ساتھ تبادلہ خیالات کر لو۔

جہاد فی سبیل اللہ کا وہ نظریہ جو مودودی صاحب پیش کرتے ہیں۔ غیر مسلم اقوام میں تبلیغ اسلام اور مسلم اقوام کی اخلاقی اور روحانی ترقی کے راستہ میں سخت روک بنا ہوا ہے۔ اس لئے اس کا تصفیہ نہایت ضروری ہے۔ اگر مودودی صاحب اور آپ کے ہم خیال علماء اس جائز مطالبہ پر بوجہ استکبار توجہ نہیں فرمائینگے۔ تو پھر ان کا کوئی حق نہیں رہے گا۔ کہ ان مسائل پر آئندہ قلم اٹھائیں۔ اور دنیا کو اسلام سے بدظن کرتے رہیں۔ اور بے چارے غیر مسلموں کو مسلمان کی اس طرح تصویر کھینچنے کے لئے رنگ و روغن مہیا کرتے رہیں کہ "اس کے ایک ہاتھ میں قرآن ہے۔ اور دوسرے میں تلوار وہ لوگوں سے مطالبہ کرتا جاتا ہے۔ کہ "پڑھو کلمہ" یہ مطالبہ پورا ہو گیا تو خیر ورنہ تلوار سے کافر کی گردن بھٹا سی اڑا دیتا ہے"۔

ہم مندرجہ بالا مذاکرہ کی ابتدا کے طور پر وہ تین آیات جو مودودی صاحب نے اپنے نظریہ کی تائید میں اپنے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ کے صفحہ ۲ پر پیش کی ہیں یہاں درج کرتے ہیں۔ اور اپنی طرف سے فی الحال ایک لفظ زیادہ نہیں کرتے۔ اور مودودی صاحب اور آپ کے ہم خیال علماء سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنا نظریہ ان آیات کے سیاق و سباق میں مدلل ثابت کریں۔

ہمیں یقین ہے کہ یہ آیات خود پکار اٹھیں گی۔ کہ جسم سے علیحدہ کر کے مودودی صاحب نے ہمیں غلط طور پر پیش کیا ہے۔ ہم تو اس نظریہ جبریہ کی تردید کے لئے خاص طور پر نازل کی گئی ہیں۔

بیا و رید گر اینجا بو و سخن دانے
غریب شہر سخنہائے گفتنی دارد

آیات حسب ذیل ہیں۔

(۱) قاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ بقرع ۲۴

(۲) الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد کبیر ۱ انفال ع ۱۰

(۳) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ۱ صف ع ۱

ان آیات پر تفصیلی بحث کے لئے رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان نومبر ۱۹۴۶ء ملاحظہ فرمائیں۔

فوری ضرورت

نظارت امور عامہ کو ایک انسپکٹر بازار کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ جو مستعد اور کاروباری معاملات میں واقفیت اور تجربہ رکھتا ہو۔ اور کسی قدر قضائی امور میں بھی واقفیت رکھتا ہو۔ تنخواہ ۵۰ روپے ماہوار علاوہ قحط الاؤنس دی جائیگی۔ اگر ایسی گورنمنٹ پنشنر ہوں تو اسکو ترجیح دی جائیگی

ناظر امور عامہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب سے ایک غیر احمدی دوست کا استفسار

یہ دورنگی میری سمجھ میں نہیں آسکی

جناب مولوی محمد علی صاحب لیڈر و پریذیڈنٹ انجمن پیغام لاہور کی ذات کے متعلق پڑھ کر از حد تعجب ہوا ہے کیونکہ جسقدر فیوض و عرفان آپ نے حضرت مرزا صاحب کی ذات حمیدہ صفات سے حاصل کئے ہیں۔ وہ محتاج بیاں نہیں۔ لیکن آپ کا رجوع بھی قابل ذکر ہے۔ اگرچہ میں ایک غیر احمدی ہوں۔ یعنی مرزا صاحب کو نبی وغیرہ نہیں مانتا۔ مگر تاہم مولوی محمد علی صاحب موصوف کے متعلق ان کے عقائد پڑھ کر از حد افسوس ہوا ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب کی حین حیات تک تو غالباً مولانا صاحب موصوف آپ کی نبوت کے پورے قائل کیا بلکہ اجرائے نبوت بعد از نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی قائل تھے۔ مگر آپ کی وفات کے بعد بالکل مخالفین کی صف اول میں نظر آتے ہیں۔ مگر بایں ہمہ مرزا صاحب کی ذات گرامی سے تعلق بھی گہرا رکھنے کے مدعی ہیں۔ یہ دورنگی میری سمجھ میں نہیں آسکی۔ اس لئے چند سوالات ذیل میں درج کئے دیتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب غور فرمائیں۔

(۱) کیا مولانا صاحب آپ یہ بتلا سکتے ہیں۔ کہ جناب مرزا صاحب صادق تھے یا کاذب۔

(۲) مرزا صاحب آپ کی نظر میں صادق تھے۔ تو آپ کی کلام کہ جس کو مرزا صاحب نے وحی الٰہی قرار دیا ہو۔ کیا وہ آپ کی نظر میں قابل قبول ہے یا نہیں۔ اگر قابل قبول ہے۔ تو پھر نبوت مرزا صاحب سے انکار کیوں۔ جب آپ اپنی زندگی میں ہی مدعی نبوت تھے۔ اور ایزد متعال نے جب آپ کو نبی کے خطاب سے ملقب کیا۔ بلکہ پکارا تو آپ کا انحراف کیا معنی رکھتا ہے۔ بلکہ آپ نے خود مرزا صاحب کی نبوت کے متعلق جبکہ یہ فیصلہ دیا ۔ ملاحظہ ہو

۱۷/۶/۱۹۰۴ کو آپ حلفاً بیان کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب دعوئی نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں۔ یہ دعوئی نبوت اس قسم کا ہے۔ کہ میں نبی ہوں۔ لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ (آپ کا فیصلہ بدیں مضمون ہے) ایسے مدعی کا مکذب قرآن شریف کی رو سے کذاب ہے۔ ذرا آپ لفظ کذاب پر نظر ثانی فرمادیں۔ کہ عربی کے لحاظ سے لفظ کذاب کے کیا معنی ہوتے ہیں۔

(۳) آپ ۵/۱۹۰۴ ۱۳ کو عدالت میں مرزا صاحب کے متعلق حلفیہ تصدیق بدیں الفاظ کر دیتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔

(۴) کیا آپ وہ تفسیر قرآن شریف بھول گئے ہیں۔ کہ جو آپ نے سورۃ فاتحہ میں اجرائے نبوت کے متعلق کی تھی۔ یعنی تفسیر اھدنا الصراط المستقیم میں آپ نے یہ تفسیر نہیں کی تھی؟

(۱) خدا وہ مدارج جو منعم علیہ لوگوں کو ملے۔ کسی دوسرے کو دے سکتا ہی نہ تھا۔ تو پھر یہی یہ دعا سکھلانے کے کیا معنی مخالف خواہ کوئی ہی معنی کرے۔ مگر ہم تو اسی بات پر قائم ہیں۔ کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے۔ صدیق بنا سکتا۔ شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے۔ مگر چاہیئے مانگنے والا۔ اخبار الحکم ۱۸ جولائی ۱۹۰۸ء مگر مجھے اس بات کو دیکھ کر بہت افسوس ہوا ہے کہ یہی مولانا موصوف مارچ ۱۹۱۴ء میں جناب مرزا صاحب ہی کی نبوت کو باطل کرنے کی فکر میں فتوئی دیتے ہیں۔ کہ جو شخص اس امت میں سے دعوئی نبوت کرے۔ وہ کذاب ہے۔ سوم نبوت تشریعی و غیر تشریعی یکساں بند ہیں۔

اب دریافت طلب فقط یہ امر ہے۔ کہ مرزا صاحب آپ کی نظر میں اگر سچے اور مصدوق تھے۔ تو آپ کی کلام آپ کا ہر ایک دعوئی آپ کے اوپر حجت قطعی کا حکم رکھتا ہے۔ اور اگر آپ کا عقیدہ اس کے خلاف ہے۔ تو پھر غیر مصدوق کا کلام کلاً و جزاً کسی حالت میں بھی قابل قبول و پذیرائی نہیں ہو سکتا۔

بہر حال اس وقت میرا سوال محض استفسار کے درجہ میں ہے۔ لہذا مزید اس پر قلم فرسائی چونکہ غیر موزوں ہے۔ بناء علیہ فی الحال اسی پر کفتی ہو کر قوڈ دبانہ گذارش کرتا ہوں۔ کہ جواب اجمالاً یا تفصیلاً جو بھی آپ کے ہاں منظور ہو۔ دے کر مشکور فرمایا جائے۔ جواب دیکھ کر پھر مناسب عرض خدمت عالی میں ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

طالب حق نیاز مند شیر محمد عفی عنہ
Abdul Fazal Hakim
Hazig Moulvi Sher Mohd

کیا آپ واقفین میں شامل ہونا پسند کرتے ہیں یا غیر واقفین رہنا؟

حضور نے فرمایا:۔ "جو لوگ ابھی تک (واقفین جائیداد) میں شامل نہیں ہوتے۔ ان کے لئے میں نے ۱½ ماہ کا عرصہ مقرر کیا ہے۔ تمام وہ لوگ جنہوں نے ابھی تک واقفین جائیداد میں اپنے نام پیش نہیں کئے۔ ان کو اس عرصہ میں اپنے نام پیش کر دینے چاہئیں۔ ان کا فرض ہوگا۔ کہ وہ چھ ماہ کے اندر اندر اپنی جائیداد کا سواں حصہ ادا کر دیں۔ یہ لوگ بھی ثواب میں پہلے لوگوں کے ساتھ شریک ہوں گے۔ لیکن جو لوگ اس ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں اپنی جائیداد وقف نہیں کریں گے۔ ہم ان سے ½ فی صدی قیمت جائیداد کا لیں گے۔ یا ½ ماہوار آمد کا جو بھی ان دونوں میں سے زیادہ ہو"

غیر واقفین کو ۱½ ماہ کے اندر اندر اپنی جائیداد وقف کر کے واقفین میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے رستہ میں قربانی کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے۔ وہ انعام سے اپنے آپ کو محروم کر لیتا ہے۔ ½ ماہ کے اندر اندر وقف نہ کرنے والوں کے متعلق حضور نے یہ قاعدہ بیان فرمایا ہے۔ کہ "آئندہ ہم ان کو کسی ہنگامی تحریک میں شامل نہیں کریں گے"۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مومن کے لئے سب سے بڑی سزا یہی ہے۔ کہ آئندہ اس کا چندہ قبول نہ کیا جائے۔ کیا کوئی احمدی ایسا ہے۔ جو اس سزا کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو؟

نوٹ:۔ احباب چندے کی رقوم بیت المال میں بھجوائیں۔ لیکن وقف جائیداد یا آمد کی اطلاع دفتر تحریک جدید میں بھجوائیں۔ تاکہ بطور واقفین ان کے اسماء ریکارڈ میں محفوظ رکھے جائیں۔ اور آئندہ بھی ان کو خدمت سلسلہ کے مواقع مل سکیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا } مندرجہ ذیل احباب امتحان میں کامیابی کے خواہاں ہیں۔ (۱) بقاء اللہ صاحب احمدی بھوپال کے ہم بچے (۲) شیخ شیر علی صاحب پریذیڈنٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کیرنگ کا صاحبزادہ (۳) قاضی عطاء الرحمن صاحب اوڈھووالی کا ایک عزیز۔ احباب سب کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (۴) فتح محمد صاحب شیخ پور کی کھاتی لاہور چیچک سخت بیمار ہے۔ (۵) شیخ شمس الدین صاحب پریذیڈنٹ مڈھ رانجھا کا لڑکا محمد اکرام سخت بیمار ہے۔ (۶) حکیم سید محمد گلزار احمد صاحب کھرڑ متصل انبالہ عرصہ مدید سے لبارضہ بخار و خازیر سخت بیمار ہیں۔ (۷) میری والدہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بہت بیمار ہیں۔ اب علاج کے لئے سیالکوٹ لے جایا گیا ہے۔ (۸) عبدالوحید پراچہ ابن عبدالرحیم صاحب پراچہ خلاد محمود صاحب قادیان کے ماموں ملازمت میں ترقی کے خواہاں ہیں۔ (۹) محمد علی صاحب مدرس ماڈل سکول شہر سلطان بعض مشکلات میں ہیں۔ (۱۰) شاہ محمد صاحب مراله گجرات کو سخت مالی مشکلات درپیش ہیں۔ (۱۱) محمد ابراہیم صاحب شاد مدرس مومن شیخوپورہ کا لڑکا محمد الیاس لبارضہ حنرہ و ملوینہ شدید بیمار ہے۔ (۱۲) غلام محمد صاحب عبد منشی فاضل سیکنڈ مدرس گھٹیالیاں بعض مشکلات میں ہیں۔

ولادت } (۱) عبدالمالک صاحب ایبٹ آباد کے ہاں ۲۰ فروری ۱۹۲۷ء کو لڑکا پیدا ہوا۔ (۲) اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ۹ جنوری ۱۹۲۷ء کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ نے مولود کا نام مبشر احمد تجویز فرمایا۔ (ملک حمید علی احمدی آڈیٹر بورڈ) (۳) خاکسار کے لڑکے عبدالستار کے گھر خدا نے فرزند عطا کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولود کا نام عبدالغفور تجویز فرمایا۔ (اللہ بخش ٹھیکیدار بیاس) (۴) اللہ تعالیٰ نے ازراہ کرم مورخہ ۱۴/۴/۲۷ کو مجھے پہلا لڑکا عطا فرمایا۔ (محمد حنیف احمدی مسافر سیال پور چھاؤنی) ۵

۳ (۱۵) میر نور محمد صاحب سیال کمپاؤنڈر احمدی وکیل صاحب صدر جھنگ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۴ فروری ۱۹۲۷ء کو لڑکا عنایت فرمایا۔ نام ناصر احمد رکھا گیا۔ (میر امیر سلطان سیال جھنگ) (۶) میرے چھوٹے بھائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب مولوی ابو محمد عبداللہ رضی اللہ عنہ

(قسط ۲)

چند ایام ہوئے کہ خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کے تبلیغی جوش کا ذکر فرمایا۔ حضور پرنور نے آپ کو جلیل الشان صحابہ میں سے بتلایا ہے۔ میں نے انہیں آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کہ ہر یوم التبلیغ کے موقعہ پر تمام احمدیوں کو مسجد میں اکٹھا کرتے۔ اور نہایت رقت آمیز دعا کے بعد وفود کو معین حلقوں میں روانہ کرتے۔ جس اہم بات پر زور دیتے وہ یہ ہے۔ کہ دعا کرنے کے بعد خود کبھی گھر کو نہ جاتے بلکہ اپنے وفد کے ساتھ اپنے حلقہ میں چلے جاتے۔ بڑھاپے کی عمر میں کئی دفعہ کئی کئی میل پیدل دیہات میں پھر کر تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے۔ گھر میں عورتوں کو تبلیغ کرتے۔ دکانوں اور دفتروں کو بھی مخاطب فرماتے۔ اور طرز تبلیغ اتنا دلکش اور الفاظ اتنے سادہ اور تاثیر میں ڈوبے ہوئے ہوتے۔ کہ جاہل سے جاہل اور عالم سے عالم انسان اپنے مذاق کے مطابق حصہ اٹھاتا اور جب تبلیغ کے لئے نکلتے۔ تو دل میں ایک بے پناہ تموج ہوتا تھا۔ جس کا نظارہ کئی دفعہ اس دعا میں ہوتا تھا۔ جو وفود کے انتشار سے پہلے آپ مسجد میں کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ دعا کرتے کرتے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو گئے۔ اور ہاتھ بہت بلند کر کے اتنے زور سے مجنونانہ طور پر چلا چلا کر دعا کی۔ کہ تمام حاضرین خود فروہ ہو کر چیخیں مار مار کر رونے لگے اور یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ شاید آسمان سے ملائکہ کا نزول ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ جب وہ منظر سامنے آتا ہے تو اب بھی آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں۔ فرماتے۔ کہ اس کیفیت قلبی کے ساتھ نکلنے والے وفدوں کی تبلیغی مساعی کے نتائج کس قدر شاندار ہو سکتے ہیں۔ سادگی کا یہ عالم تھا کہ ساری عمر بوٹ شلوار ٹوپی یا پگڑی کے نیچے کلاہ استعمال نہیں کیا۔ کھانے میں بھی بڑی سادگی تھی۔

آپ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلالی شان کا رعب بہت زیادہ تھا۔ ایک موقعہ پر فرمایا۔ کہ اللہ کا برگزیدہ خلیفہ اس وقت اپنے جلالی شان میں ہے اور ہم تو بھیجے ہوئے اپنے انجام بخیر کے منتظر ہیں۔ آپ حضرت علامہ فخر الدین رازی کے منطق اور فلسفہ کے بڑے قائل تھے۔ لیکن فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر حضرت علامہ صاحب آج زندہ ہوں اور سیدنا حضرت امیر المومنین کی کتاب ستی باری تعالیٰ پڑھ لیں۔ تو حضور پرنور کی دست بوسی کے لئے ہوئے عدام میں شامل ہو جائیں۔ حضور پرنور سے آپ کو والہانہ عشق تھا۔ کہ سر ارشاد کے پہنچتے ہی آپ کو ایک طرف تعمیل کرنے کا ہی نہیں۔ بلکہ کر لینے کا فکر لگ جاتا تھا۔ اور دوسری طرف نہایت مسرت ہوتی تھی۔ کہ آقا کے حکم کی تعمیل کا ایک اور موقع مل گیا۔ کوئی تحریک ایسی نہیں جس میں آپ نے قابل رشک حصہ نہ لیا ہو۔

آپ کو علم عروض میں بھی عبور حاصل تھا گو شعر بہت کم کہتے تھے۔ اور وہ بھی صرف ابتداء میں۔ اور ان اوزان کے متعلق مبسوط گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی جوانی کی ایک نظم میں نے سنی تھی۔ اس میں سے صرف ایک شعر مجھے یاد ہے کیا ہے مجال شیطاں ٹھہرے جو میرے آگے کافی ہے آسماں پر پروردگار میرا

فرمایا کرتے کہ یہ زمانہ اس نوعیت کے ذہنی ارتقا کا نہیں۔ کہ شعر و شاعری کے ضبط میں عملیات کی قوتوں کو سلب کر لیا جائے بلکہ آج اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ اجیائے اسلام اور اشاعت ہدایت کے لئے ہمہ تن مصروف ہو کر مجاہدانہ زندگی بسر کی جائے

آپ کے محاسن اور خصائل حمیدہ کے قلمبند کرنے کے لئے ایک کتاب کی ضرورت ہے لیکن میں اس پر اکتفا کرتا ہوا آخر میں ایک بات کا اظہار ضروری خیال کرتا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے سے پہلے دنیا سے بےتعلقی رکھنے والے اہل علم چونکہ ظہور مہدی کا شدید انتظار کر رہے تھے۔ اور انتظار کی بے قرار گھڑیاں بہت لمبی ہوتی ہیں۔ اس لئے بعض لوگوں نے یہاں تک خیال کر لیا تھا۔ کہ شاید جناب مولوی صاحب ہی امام مہدی ہونے کا دعوے کر دیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں نے خود ہی بیعت کر لی۔ اور حضور کے حقیر خادموں میں شامل ہو گیا۔ تو بہت سے لوگوں نے بلا مزید تحقیق احمدیت قبول کر لی۔ فرمایا کرتے۔ کہ ایسی عظیم الشان ہستیاں روز روز پیدا نہیں ہوتیں ضلع سیالکوٹ میں علم و فضل۔ اتقا اور صالحیت کے لحاظ سے ان کی نظیر نہیں ملتی۔ اور نہ آئندہ مبنی آسان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس روح سعید کو اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے اور فردوس بریں میں بلند سے بلند درجات عطا کرے۔ آمین ثم آمین

(شیخ نور احمد ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنج لائلپور)

غرباء کے لئے کتب

مکول میں بعض ایسے غریب طلباء ہیں۔ جو کتابیں خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے ہم اپنے محدود ذرائع سے ایسے طلباء کی امداد کرتے رہے ہیں۔ لیکن اب نادار طلباء کی تعداد اس قدر زیادہ ہو گئی ہے۔ کہ ہم ان کے لئے خاطر خواہ انتظام نہیں کر سکتے۔ بعض دوست اس کار خیر میں ہمارا ہاتھ بٹاتے رہے ہیں۔ ان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اب کے بھی غریب طلباء کیلئے کتابیں خریدنے میں ہماری امداد فرما کر ممنون فرمائیں۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

جے۔ وی اساتذہ کی ضرورت

سکول ہذا میں V ۔ J (جے۔ وی) اساتذہ کی ضرورت ہے۔ فرض شناس ٹرینڈ اساتذہ فوراً ضروری کوائف کے ساتھ اپنی درخواستیں میرے پاس بھجوا دیں

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

چندہ حفاظت مرکز کا تعین

ایک دوست نے بلا تخصیص وقف جائداد یا آمد ہا ہوار ایک رقم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور چندہ حفاظت مرکز میں بھیجی ہے۔ اس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے رقم فرمایا۔

"یہ اصول کے خلاف ہے۔ پورے مہینہ کی آمد یا اگر جائداد وقف ہو۔ تو ۱/۱۰ جائداد کا دینے گا۔ یا نصف دے گا۔

ایک اور صاحب کے مراسلہ پر حضور نے یہ رقم فرمایا۔

"واقفین سے تنخواہ یا آمد بغیر واقفین سے ۱/۲ تنخواہ یا آمد لی جائے۔ اگر جائداد کا ۱/۱۰ زیادہ ہو۔ تو وہ لیا جائے۔ مثلاً آٹھ ایکڑ زمین آٹھ ہزار کی ہے۔ اس کا ۱/۱۰ اسی ہوتا ہے۔ ایسا شخص تیس روپے ماہوار آمد ہو۔ تو اس سے تیس یا اس کا نصف نہ لیں گے۔ بلکہ اسی یا اس کا نصف لیں گے۔" (ناظر بیت المال)

دعائے مغفرت۔ ۱۴ اپریل روز جمعہ، تاری المکرم جناب میاں غلام حسن خان صاحب صحابی و امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ محمود آباد ضلع جہلم نمبر ۷۸ سال جنہیں حضرت مولوی برہان الدین صاحب رضی اللہ عنہ جہلمی کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی تقریباً ۵۰ سال تک مسجد احمدیہ میں امامت کے اہم فرائض ادا کرنے کے بعد جماعت احمدیہ محمود آباد کو داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون جماعت کا بچہ بچہ بوڑھا بھی مرد اور عورت ان کے احسانات کے نیچے ہے۔ ان کے اکثر غیر احمدی اور ان کے بچے بھی ان کے شاگرد ہیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ ۲۹ کو ۱۱ بجے کے قریب جنازہ دفن کئے گئے۔ جناب میاں صاحب مرحوم کی جگہ جماعت احمدیہ نے ان کے بڑے فرزند میاں عبدالسلام صاحب کو امام الصلوٰۃ مقرر کیا ہے۔ ان کی عدم موجودگی میں مکرم نور احمد صاحب مہتر مسجد احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکسیر ذیابیطس کی مقبولیت

جناب ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن نے ایک شیشی منگوائی تھی۔ اب بذریعہ ہوائی ڈاک تحریر فرماتے ہیں:۔

"نئین شیشیاں دوائی اکسیر ذیابیطس کی بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں" جناب ک عبدالغنی خانصاحب گورنمنٹ کنٹریکٹر سکندر آباد دکن نے ایک شیشی منگوائی تھی اب تحریر فرماتے ہیں "جلد از جلد دو شیشیاں اور بھیج دیں" اکسیر ذیابیطس قیمت فی شیشی ایک ماہ کورس مبلغ سات روپے طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

اکسیر شباب

یہ دوا نہایت مفید اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ رئیس کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اس کی تعریف کرنا لاحاصل ہے۔ اس کے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کی جاسکتی ہیں۔ نہایت مقوی ادویہ سے اس کو ترتیب دیا گیا۔ اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اس میں خیال رکھا گیا ہے۔ قیمت فی شیشی سات روپے علاوہ محصول ڈاک۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

شکریہ احباب و درخواست دعا

میں نے پیپل کی داڑھی کے لئے جو اعلان کرایا تھا اس پر احباب جماعت نے اس اخلاص اور محبت سے توجہ فرمائی ہے کہ خطوط کا تانتا بندھ گیا۔ اور احباب کی ہمدردی کو دیکھ کر خط پڑھتے ہوئے کئی بار خوشی کے آنسو نکل آئے میں سب دوستوں کا نہایت ہی احترام کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرے گھر اولاد نہیں۔ پیپل کی داڑھی اسی سلسلہ میں بطور دوائی استعمال کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مجھے اپنے فضل سے اولاد عطا کرے۔ خاکسار نور دین ذیلدار چک

صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے

جناب شیخ محمد الدین صاحب

مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان

تحریر فرماتے ہیں:۔

سرمہ مبارک تیار کردہ دواخانہ نورالدین قادیان خارش چشم کو دور کرنے میں مفید ثابت ہوا ہے۔ اس کا مجھے ذاتی تجربہ ہے۔ والسلام محمد الدین مختار عام

سرمہ مبارک فی تولہ ۸ع

آنکھوں اور دماغ کو طاقت دینے کے لئے آملہ رسائن فی پاؤ ۸ع

ملنے کا پتہ: دواخانہ نورالدین قادیان

چند تجربات

نور منجن

دانتوں اور مسوڑھوں کے لئے قیمت شیشی چار اونس دو روپے دو آنس ایکو پیہ

تریاق اٹھرا

قیمت فی تولہ ۲ روپے آٹھ آنے مکمل کورس ۲۵ روپے

تریاق دمہ

خوراک ایکہ ۱۰ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حب جواہر مہر عنبری یاقوت زمرد زہر مہرہ

اس کے بڑے بڑے اجزاء مروارید۔ یاقوت۔ پکھراج۔ زمرد۔ زہر مہرہ خطائی فیروزہ۔ لاجورد۔ کہربا۔ عنبر۔ مشک۔ ورق طلاء۔ ورق نقرہ۔ اور جواہر خطائی وغیرہ ہیں۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا نسخہ ہے۔ اور اس کے متعلق حضور اپنی بیاض میں فرماتے ہیں۔ "مقوی دل و دماغ و روح و باہرہ و تریاق مسموم و دافع خفقان و جنون و لوالسیر و جنون وحمی و بائی حصبہ وغیرہ، جدری اچیچک، امراض رحم محل صلابات و معین حمل و محافظ شباب ہے"۔ قیمت دو ہفتہ کورس سات روپے ایک ماہ کا کورس پندرہ روپے

طبیہ عجائب گھر رحیم بخش وفادیان

گولیاں مشین سے بنی ہوئی۔

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

پرنسس مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان میں نہایت عمدہ خوبصورت پائیدار سیلنگ فین تیار ہوتی ہیں۔ جو تمام ہندوستان میں مشہور اور مقبول عام ہیں۔ اس کے علاوہ بجلی کی ویلڈنگ مشینیں اور انگریونگ مشینیں بھی ہمارے ہاں تیار ہوتی ہیں۔ آپ اپنی ضروریات کے وقت اس کمپنی کی مصنوعات اپنے ہاں دوکانداروں سے طلب کریں۔ اور اس طرح قومی صنعت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مہر شیر محمد خاں صاحب سیال سب جج بہادر ملتان

دعوے یا اپیل دیوانی نمبر ۱۲۰ سنہ ۴۶ء۔

چراغ بخش ولد پیر بخش۔ نورنگ ولد میراں قوم سیال کنار کھجی دام تحصیل لودھراں

بنام غلام مصطفےٰ۔ عطا محمد میراں نور احمد جٹ نورنگ کنار کھجی دام تحصیل لودھراں

یا دعوے و خلیابی شفیع بنام خاں محمد ولد پیرا رحیماں ولد واحد قوم جٹ تحصیل کنار جمال پور ریاست بہاولپور۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مستغیث خان محمد۔ رحیماں مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام خان محمد۔ رحیماں مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر خان محمد۔ رحیماں مذکور تاریخ ۱۰ ماہ مئی ۱۹۴۷ء کو مقام ملتان حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج تاریخ ۱۱ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت (دستخط حاکم)

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب خان بہادر شیخ عنایت اللہ خاں صاحب بہادر جج بہادر سیالکوٹ۔

دعوی دیوانی نمبر ۱۱۵ وقف سنہ ۱۹۴۶ء۔ ایس۔ بی۔ میرز اینڈ سنز میاں کوٹ بذریعہ میرزا اسد اللہ بیگ ولد نواب بیگ قوم مغل ساکن سیالکوٹ مدعی

بنام فرم الیکٹرو پٹنگ ورکس دعوے ۲۳/ روپے

بنام فرم الیکٹرو پٹنگ ورکس سیالکوٹ بذریعہ قربان علی ولد چوہدری صادق قوم کشمیری ساکن محلہ سیالکوٹ۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعی مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۳۰ ماہ اپریل ۱۹۴۷ء کو مقام سیالکوٹ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج تاریخ ۳ ماہ اپریل سنہ ۱۹۴۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت (دستخط حاکم)

ایک نہایت مفید تبلیغی ٹریکٹ

یہ مکرم محترم جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن نے حال ہی میں ایک نہایت خوبصورت ٹریکٹ ۴۸ صفحات کا خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان مسمّٰی "پیغام" کے نام سے چار ہزار کی تعداد میں شائع کیا ہے مضمون اس قدر دلچسپ ہے کہ متعصب سے متعصب انسان بھی اسکی طرف متوجہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور تبلیغ کا بہترین ذریعہ ایسا دلکش ہے۔ کہ ہر سعید الفطرت انسان کے متاثر ہونے کی پوری امید ہے۔ قیمت ایک روپیہ کے آٹھ۔ طالب حق کو مفت۔ "الفضل ۳ جنوری ۱۹۳۹ء عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

نادر موقع!

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کے اسّی حصص برائے فروخت ہیں۔ خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتے پر خط و کتابت کریں۔ نسیم احمد نمبر ۳۰ سکول لین نئی دہلی

ذیابیطس کی نہایت مجرب اور زود اثر دوا طبیہ عجائب گھر قادیان سے طلب فرمائیں قیمت ایکماہ کا کورس سات روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری خبریں

امرتسر ۱۸، اپریل: آج چوک فرخ بادیاں کے ایک مکان میں بم پھٹا۔ چار اشخاص تاش کھیل رہے تھے۔ وہ سب ہلاک ہو گئے مکان کا چھت اُڑ گیا ہے قریب کی ایک عمارت کو بھی نقصان پہنچا۔

لندن ۱۸، اپریل: آج سابق وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس نے ہندوستان اور برما کے باشندوں کے نام ایک الوداعی پیغام میں کہا۔ "مجھے افسوس ہے۔ کہ میں ہندوستان اور برما میں انتقال اقتدار کی کارروائی کے پایہ تکمیل تک پہنچنے تک اپنے عہدہ پر فائز نہ رہ سکا۔ گو میں اب اپنی بھاری ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو رہا ہوں لیکن ہندوستان اور برما کے مستقبل میں میری دلچسپی باقی رہے گی۔ میں ان ممالک میں رہنے والوں کی مسرت اور فارغ البالی کے لئے دعاگو ہوں۔"

لاہور ۱۸، اپریل: پنجاب کے سابق وزیر اعظم ملک سر خضر حیات خان نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ صوبہ پنجاب کی تقسیم سب قوموں کے لئے انتہائی نقصان دہ ہو گی۔

موجودہ حدود نے صوبہ کو اقتصادی طور پر خود کفیل بنایا گیا ہے۔ اگر پنجاب میں آبپاشی کا سسٹم۔ بجلی کی سکیم اور تعمیرات کے دوسرے وسیع پروگرام تقسیم کر دیئے گئے۔ تو اس طرح پنجاب کے مغربی اور مشرقی دونوں حصے مفلس و نادار ہو جائیں گے۔

لندن ۱۸، اپریل: نئے وزیر ہند لارڈ لوئس ماؤنٹ بیٹن نے آج اپنے عہدے کا چارج لینے کے بعد ہندوستان اور برما کے عوام کے نام ایک پیغام میں کہا ہے۔ مجھے یہ موقع ملا ہے۔ کہ میں ہندوستان اور برما کو کامل خود مختاری دلانے میں امداد دوں۔"

پشاور ۱۸، اپریل: حکومت سرحد نے آج اس فیصلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ جونہی حالات اجازت دیں گے۔ ان تمام سیاسی اسیروں کو رہا کر دیا جائے گا جن کے خلاف فتنہ و شر کرنے کے الزامات ہیں۔

امرتسر ۱۹، اپریل: آج جب امرتسر میں کرفیو ہٹایا گیا۔ تو شہر میں دو بم پھٹے ایک بم کوچہ مہاریاں میں پھٹا۔ جس سے ایک لڑکا زخمی ہو گیا۔ دوسرا بم کوچہ دلوی والا میں پھٹا یہاں کوئی نقصان نہیں ہوا۔

نئی دہلی ۱۹، اپریل: خبار سٹیٹسمین رقمطراز ہے۔ کہ مسلم لیگ کے زعماء شمال مغربی ہندوستان کے لئے ایک علیحدہ دستور ساز اسمبلی کا اجلاس بلانے کے لئے فضا تیار کر رہے ہیں۔ یہ اجلاس لاہور میں منعقد ہو گا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی کا جو اجلاس ۲۸، اپریل کو دہلی میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں مسلم لیگ کی شرکت کا کوئی امکان نہیں ہے

لاہور ۱۹، اپریل: شیخ کرامت علی نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ اگر سکھ کانگرس کا آلہ کار بن کر تقسیم پنجاب کے مطالبہ پر مصر رہے۔ تو وہ اپنی علیحدہ سیاسی حیثیت کو ختم کر لیں گے۔

تقسیم پنجاب کے مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ چند سکھوں کے اس مطالبہ میں ذرہ بھر بھی معقولیت نہیں ہے ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ کہ پنجاب اسمبلی کی اکالی پارٹی کے لیڈر سردار رسورن سنگھ نے اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے مجوزہ سکھ صوبے کی حد دریائے راوی تک معین کی تھی۔ مگر اب یہ حد بڑھ کر دریائے چناب تک پہنچ گئی ہے۔

گوالیار ۱۹، اپریل: کل پنڈت جواہر لال نہرو نے آل انڈیا سٹیٹس پیپلز کانفرنس کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے یہ اعلان کیا۔ کہ جو ریاست ہندوستانی یونین میں شامل نہیں ہو گی۔ اسے مکمل ایک دشمن ریاست تصور کرنے پر مجبور ہو گا۔ اور اسے اس سلوک کے نتائج برداشت کرنے کو تیار رہنا پڑے گا۔

لندن ۱۹ اپریل معلوم ہوا ہے۔ کہ لارڈ سٹوول اپنے عہدہ کا چارج بدھ کے روز لے لیں گے۔

بیت المقدس ۱۹، اپریل معلوم ہوا ہے۔ کہ عرب لیگ کی سیاسی سب کمیٹی کا ایک اجلاس ۱۹، اپریل کو دمشق میں منعقد ہوا جس میں ایک انقلاب آفریں قرارداد منظور کی گئی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس قرارداد میں مفتی اعظم فلسطین حاجی امین حسینی کو جو آج کل مصر میں مقیم ہیں۔ اختیار دیدیا گیا ہے کہ اگر اتحادی تنظیم امن کا فیصلہ اعراب فلسطین کی خواہشات اور مقاصد کے خلاف ہو تو وہ مصر میں ایک "جلاوطن عرب حکومت" کے قیام کا اعلان کر دیں۔ جو فلسطین کا تمام نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لے لے

واشنگٹن ۱۹، اپریل: حکومت امریکہ نے جاوا۔ سماٹرا اور مدورا کی انڈونیشی ری پبلک کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے امریکہ کے سرکاری حکام کا کہنا ہے۔ کہ حکومت امریکہ نے ہیگ میں ولندیزی حکام کو کہا ہے کہ وہ انڈونیشی حکام کو امریکہ کے فیصلہ سے آگاہ کر دیں

پشاور ۱۸، اپریل: وزیرستان کے روحانی پیشوا اخوندزادہ فقیر شیدا نے فتویٰ جاری کیا ہے کہ "پاکستان ہمارا مذہبی حق ہے۔ اور ہم اسے حاصل کر کے رہیں گے۔

وزیرستان کے قبائل آزاد ہیں اور آزاد رہیں گے کانگرس انہیں غلام نہیں بنا سکتی

نئی دہلی ۱۸، اپریل: ایڈمرل کاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ آج صبح صوبہ سرحد کی صورت حالات پر غور و خوض کرنے کے لئے وائسرائے لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن گورنر سر اولف کیرو پنڈت جواہر لال نہرو اور وزیر اعظم صوبہ سرحد ڈاکٹر خان صاحب کی کانفرنس ہوئی۔ اس کانفرنس میں گاندھی جی اپیل کی دوشنبی میں گفت و شنید ہوئی اور بعض فیصلے کئے گئے۔ تاکہ انہیں صوبہ سرحد میں عملی جامہ پہنایا جا سکے۔

پشاور ۱۸، اپریل: ریڈیو ٹیلیگراف کے متعلق حکومت روس اور افغانستان میں ایک معاہدہ کی شرائط پر دستخط ہو گئی ہیں

لندن ۱۹ اپریل: گذشتہ ہفتہ سے ہز مائی جسٹس جام صاحب نوٹنگھم نے ایک اخباری نمائندہ کو بتایا۔ کہ میں موٹریں تیار کرنے والے سارے کارخانہ کو ہی خرید لینا چاہتا ہوں اب میں یہاں یہ دیکھنے آیا ہوں۔ کہ کرتھم موٹر فیکٹری کو کتنی جلدی میں اپنی ریاست میں منتقل کر سکتا ہوں۔ اول تو میں ہندوستان میں عوام کے لئے موٹر کاریں تیار کرنے کا عزم کر چکا ہوں۔ ثانیاً میری خواہش ہے۔ کہ میری ریاست کے عوام کا معیار زندگی بہتر ہو۔ میں یہ کارخانہ اسی لئے ریاست میں منتقل کرنا چاہتا ہوں۔

مدراس ۱۹، اپریل: آل انڈیا ہینڈ لوم ویورز ایڈورٹائزنگ کانفرنس کے صدر مسٹر دیویداس گاندھی نے سٹینڈنگ کمیٹی کے ارکان کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے ان میں کوئی مسلمان اخبار نویس شامل نہیں۔

واشنگٹن ۱۹، اپریل: سابق صدر امریکہ مسٹر ہربرٹ ہوور نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ دنیا کی غذائی حالت بدستور انحطاط ہے۔ اور آئندہ سال مزید غذائی قلت کا خطرہ ہے۔ جرمنی اور آسٹریا کو کافی عرصہ تک اجناس خوردنی مہیا کرنی پڑیگی

بغداد ۱۸، اپریل: کل عراقی پارلیمان میں برطانوی حکومت کے بارے میں عراقی کابینہ کی پالیسی پر بحث و تمحیص ہوئی۔ عراقی پارلیمان کے نمائندوں نے اپنی تقاریر میں مطالبہ کیا۔ کہ ۱۹۳۰ء کے عراقی برطانوی معاہدہ میں فوراً ترمیم کی جاوے۔ ایک مقرر نے وزیر اعظم عراق صالح جابر سے مطالبہ کیا۔ کہ برطانیہ کے ذمہ عراق کا جو سٹرلنگ قرضہ واجب الادا ہے۔ اُسے واپس دلایا جائے

واشنگٹن ۱۸، اپریل: صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر ٹرومین نے امریکی کانگرس کے نام اپنے ایک پیغام میں کہا ہے۔ کہ امریکہ کے قانون میر جانبداری میں ترمیم و تنسیخ کی سخت ضرورت ہے۔ آپ نے کہا ہے موجودہ قانون کے ماتحت امریکہ مجبور ہے کہ وہ جنگ کے خواہشمند اور امن کے علمبردار کے درمیان اسلحہ مہیا کرنے وقت کوئی تمیز روا نہ رکھتے۔ لیکن یہ صورت حال امریکہ کے لئے ضرر رساں ہے۔

رنگون ۱۹، اپریل: برما کی دستور ساز اسمبلی کے افتتاحی اجلاس کے لئے ۹ مئی کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ دستور ساز اسمبلی

اس خبر کا تعلق حکومت برطانیہ کی طرف سے ۱۵ اگست تک اقتدار منتقل کرنے کے اعلان سے ہے۔